سوال

والد کا لڑکی کو من پسند شخص سے شادی نہ کرنے دینے کا حکم کیا ہے

جواب

لحمد للہ.

یہ سوال فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

یہ مسئلہ بہت ہی عظیم ہے اور بہت بڑی مشکل ہے ، اللہ تعالی بچائے بعض مرد تو اللہ تعالی کی خیانت کرتے ہیں اور اپنی امانتوں کی بھی خیانت کرتے اور اپنی لڑکیوں پر ظلم کرتے ہیں ، ولی کے ذمہ واجب تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے والے اعمال کرے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا تو فرمان ہے :

ا پنے میں سے بے نکاح عورتوں کی شادی کردو

ا پنے نیک اور صالح غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کردو

یعنی تمہارے جو غلام اور لونڈیاں نیک وصالح ہیں ان کی بھی شادیاں کردو ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے (اپنی بیٹی) کی شادی کردو اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت وسیع وعریض فتنہ کھڑا ہو جائے گا) ۔

لیکن کاش ہم اس حد تک نہ پہنچیں کہ جس میں لڑکی اس بات کی جرات کرے کہ جب اس کا والد اسے ایسے شخص سے شادی نہ کرنے دے جو دینی اور اخلاقی لحاظ سے اس کا کفو ہو تو وہ لڑکی قاضی سے جا شکایت کرے ، اور قاضی اس کے والد سے کہے کہ اس کی شادی اس شخص سے کردو ورگرنہ میں کرتا ہوں یا پھر "

اس لیے کہ لڑکی کو حق حاصل ہے کہ جب اس کا والد اسے شادی نہ کرنے دے (تو وہ قاضی سے شکایت کردے) اور یہ اس کا شرعی حق ہے کاش ہم اس حد تک نہ پہنچیں ، لیکن اکثر لڑکیاں شرم وحیاء کی وجہ سے ایسا نہیں کرتیں ۔

والد کو نصیحت ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اور خوف کرتے ہوئے بیٹی کو شادی سے نہ روکے اور خود بھی تنگ ہو اور دوسروں کو بھی تنگ کرے ، وہ اس معاملہ میں ا پنے آپ سے موازنہ کرے : کہ اگر اسے شادی کرنے سے روک دیا جائے تو اس کے دل وجان پر کیا گزرے گی ؟

جس بیٹی کو وہ شادی کرنے سے روک رہا ہے روز قیامت وہ اس کے خلاف دعوی دائر کرے گی جس دن کے بارہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

ں دن مرد ا پنے بھائی ، اور اپنی والدہ ، اور ا پنے والد ، اور اپنی بیوی ، اور ا پنے بیٹوں سے بھی دور بھاگے گا اور ہر ایک شخص کے لیے اس دن اسے ایسی فکر دامن گیر ہوگی جو اس کے لیے کافی ہوگی

اس لیے لڑکیوں کے ولیوں چاہے وہ والدین ہوں یا بھائی وغیرہ کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اور خوف کرتے ہوئے انہیں شادی کرنے سے نہ روکیں ، ان کا حق ہے کہ جس کا دین اور اخلاق اچھا ہو اس سے شادی کردیں ۔

ہاں یہ ہے کہ اگر لڑکی ایسا لڑکا اختیار کرے جو دینی اور اخلاقی طور پر بہتر نہیں تو پھر ولی کو یہ حق حاصل ہے کہ اس سے شادی نہ کرنے دے اور منع کردے ، لیکن اگر لڑکی دینی اور اخلاق لحاظ سے اچھے شخص کو اختیار کرتی ہے اور پھر اس کا ولی صرف ا پنے نفس کی خواہش پر عمل کرتے ہوئے اس سے شادی نہیں ک

اللہ کی قسم یہ حرام ہے اور پھر حرام ہی نہیں بلکہ خیانت اور گناہ بھی ہے ، ایسا کرنے جو بھی فساد اور فتنہ پیدا ہوگا وہ اس کا ذمہ دار ہے اور اس کا گناہ بھی اس پر ہوگا ۔ .

اسلام سوال وجواب

10196